السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

''لااکراہ فی ادین'' کے متعلق بحث کریں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اسلام تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی تبلیغ وحکمت اور موعظہ حسنة کے ساتھ پھیلا تھا، کسی نے بھی زبردستی نہیں کی تھی قرآن کریم نے جن بھی انبیاء کرام کے احوال بیان کئے ہیں ان میں غور کرنے کے بعد یہ حقیقت روشن ہوجاتی ہے کہ ان بزرگ ہستیوں نے توخود دین کی تبلیغ کی خاطر دشمنوں کی تکالیف برداشت کیں مگران پر زبردستی نہیں کی اورپوری کوشش کے باوجود جب وہ کفر پر ڈٹے رہے تو یہ بزرگ ہستیاں صرف یہ کہہ کران سے الگ ہوگئیں کہ :

وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ

اس طرح قرآن کریم میں اصولی طورپر فرمایا گیا ہے کہ :

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ (البقرة:٢٠٦)

''دین میں زبردستی نہیں ہے ہدایت گمراہی سے الگ کی گئی ہے، پھر جو کوئی طاغوت کا انکار کرے اوراللہ پر ایمان لائے تواس نے ایک مضبوط سہارا تھام لیا جوکبھی ٹوٹنے والا نہیں ہے اوراللہ سننے والااور جاننے والا ہے۔''

بہر حال اصل دین اسلام میں نہ زبرستی جائز ہے اورنہ ہی کرنی چاہیئے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 64

محدث فتویٰ